ترک الجهر فی البسملة من سنن النبوية

نماز میں بسم اللہ آہستہ کہنے کے دلائل اس مختصر رسالہ میں جمع کئے گئے ہیں۔احادیث رسول ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور حضرات تابعین واکابر کے معمولات اوران کے اقوال سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ بسم اللہ زور سے کہنا تعلیم کے لئے تھا، اور بعد میں منسوخ ہوگیا۔موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

بسم اللہ زور سے پڑھی جائے یا آہستہ یہ مسئلہ علماء میں زمانہ قدیم سے مختلف رہا ہے، اس موضوع پر ابن خزیمہ، ابن حبان، امام دارقطنی، امام بیہقی حافظ ابن عبد البر، حافظ ابن طاہر مقدسی، ابوعبداللہ حاکم اور ابوبکر خطیب محمد بن نصر مروزی رحمہم اللہ نے مستقل تصانیف لکھیں،

شراح حدیث نے بھی اپنے اپنے مسالک کی تائید میں تفصیلی بحث کی ہے، اور ہر ایک شارح نے اپنے مسلک کے اثبات میں دلائل تحریر فرمائے۔ شافعیہ میں علامہ نووی شارح مہذب رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں بڑی عمدہ بحث فرمائی۔ حنابلہ میں ابن الحاج رحمہ اللہ نے بھی اس مسئلہ میں بہت لمبی بحث کی ہے۔

بہرحال اس تفصیل سے سمجھ میں آتا ہے کہ یہ مسئلہ مہتم بالشان ضرور رہا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک بسم اللہ میں اخفاء ہے، خواہ فرض نماز ہو یا نفل، رات کی نماز ہو یا دن کی۔ اس مختصر رسالہ میں احادیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے کہ اخفاء کا ثبوت بکثرت احادیث سے ہے۔

آخر میں ایک خاتمہ میں چند مفید باتیں ذکر کی گئی ہیں جو بطور خاص قابل مطالعہ ہیں۔

ہر حدیث اور اثر کو نقل کر کے مکمل حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے، تا کہ کوئی بات بلا دلیل اور بلا حوالہ نہ ہو۔ اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ذریعۂ نجات و ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

۵/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق: ۱۲/اپریل ۲۰۱۶ء، بروز منگل

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۱)......عن أنس رضی الله عنه قال : صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبی بكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم ' فلم أسمع أحدا منهم يقرأ بسم اللّٰه الرحمن الرحيم۔(مسلم، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ، رقم الحديث:٣٩٩)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، لیکن ان میں سے کسی کو بھی ''بسم اللّٰه الرحمن الرحيم'' پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔[۱]

[۱]......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن أنس رضی الله عنه قال : كان النبی صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر رضی الله عنهما لا يجهرون ببسم اللّٰه الرحمن الرحيم۔

(مسند امام اعظم (مترجم) ص۱۷۳، باب لا يجهر ببسم الله فی الصلوة)

(۲)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه انه حدثه قال : صليت خلف النبی صلى الله عليه وسلم وابی بكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين ' لا يذكرون بسم اللّٰه الرحمن الرحيم فی اول قراءة ولا فی آخرها۔

(مسلم ص۱۷۲ ج۱، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ، رقم الحديث:٣٩٩)

(۳)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه : ان النبی صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر رضی الله عنهما كانوا يفتتحون الصلوة بالحمد لله رب العلمين۔

(بخاری ص۱۰۳ ج۱، باب ما يقول بعد التكبير ، رقم الحديث:۷۴۳)

(۴)......عن أنس رضی الله عنه : ان النبی صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر و عثمان رضی الله عنهم كانوا يفتتحون القراءة بالحمد لله رب العلمين۔

(ابوداؤد، باب من لم ير الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۷۸۰)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۴)......وعن ابن عبداللّٰہ بن مغفل رضی الله عنه قال : سمعنی أبي وأنا فی الصلوة أقول : بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، فقال لی : ای بنی ! محدث ، ایاک والحدث ،

(۵)......عن أنس رضی الله عنه قال : صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فلم أسمع أحدا منهم یجهر ببسم اللّٰه الرحمن الرحیم۔

(نسائی ص۱۰۵ج۱،باب ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۸)

(۶)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یسمعنا قراء ة بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، وصلی بنا أبو بکر وعمررضی الله عنهما فلم نسمعها منهما۔(نسائی ص۱۰۵ج۱، باب ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۷)

(۷)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم وأبا بکر وعمر و عثمان رضی الله عنهم، کانوا یستفتحون القراء ة بِ اَلحمد الله رب العالمین۔

(طحاوی ص۲۶۱ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۶۲)

(۸)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه یقول : صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وأبی بکر وعمر و عثمان رضی الله عنهما فلم اسمع منهم بسم الله الرحمن الرحیم۔

(طحاوی ص۲۶۱ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۶۳)

نوٹ:......ان دو کے علاوہ بھی ''طحاوی شریف'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی روایتیں ہیں۔

(۹)......عن أنس رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسر بسم اللّٰه الرحمن الرحیم وأبا بکر وعمر رضی الله عنهما۔(معجم طبرانی کبیر ص۲۴۷ج۱، رقم الحدیث:۷۳۹)

(۱۰)......عن أنس رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسر بسم اللّٰه الرحمن الرحیم وأبا بکر وعمر رضی الله عنهما۔(مجمع الزوائد ص۱۰۸ج۲، رقم الحدیث:۲۶۳۱)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی اور ان میں سے کسی نے بھی زور سے ''بسم الله الرحمن الرحیم'' نہیں پڑھی۔

قال : ولم أر احدا من أصحاب رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم کان أبغض إلیه الحدث فی الاسلام یعنی منه ، وقال : وقد صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم ومع ابی بکر و عمر ومع عثمان رضی الله عنهم فلم أسمع أحدا منهم یقولها ' فلا تقلها، إذا أنت صلیت فقل : الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

قال أبوعیسی : حدیث عبداللّٰہ بن مغفل رضی الله عنه حدیث حسن ، والعمل علیه عند أکثر أهل العلم من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم : منهم أبوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین ، وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک وأحمد واسحٰق ، لا یرون أن یجهر ببسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ، قالوا ویقولها فی نفسه۔

(ترمذی، باب ما جاء فی ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۲۴۴)

ترجمہ:......یعنی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ: میرے والد صاحب نے نماز میں مجھے ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم ‘‘پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا کہ: اے بیٹے! بدعت ہے اور بدعت سے بچو۔فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے نزدیک اسلام میں بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ کوئی چیز مبغوض ہو، اور فرمایا کہ: میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (سب) کے ساتھ نماز پڑھی ہے، لیکن ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ کہتے ہوئے نہیں سنا ، لہذا تم بھی نہ کہو۔جب تم نماز پڑھو تو کہو: ’’الحمد لله رب العالمین‘‘۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور آپ ﷺ کے اکثر اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پر ہے، جن میں

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرہم اور دیگر صحابہ اور ان کے بعد تابعین بھی ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، یہ حضرات اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھنے کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، البتہ ان کا کہنا ہے کہ: نمازی بسم اللہ اپنے دل میں کہہ لے۔

زور سے بسم اللہ پڑھنے پر صحابی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: اس گانے کو بند کر

(۳)......وعن عبدالله بن مغفل رضى الله عنه انه صلى خلف امام ، فجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، فلما انصرف قال : يا عبد الله ! احبس عنا نغمتک هذه ، فانی صليت خلف النبی صلی الله عليه وسلم وخلف ابی بکر و عمر و عثمان رضی الله عنهم فلم أسمعهم يجهرون بها ، وهذا صحابی،

قال الجامع : روت جماعة هذا الحديث عن ابی حنيفة عن ابی سفيان عن يزيد عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم ، قيل وهو الصواب ، لان هذا الخبر مشهور عن عبد الله بن مغفل۔ (مسند امام اعظم (مترجم) ص۱۷۴، باب لا يجهر ببسم الله فی الصلوة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام صاحب نے بسم اللہ آواز سے پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے اس گانے کو بند کر (یعنی زور سے بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے) کیونکہ میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ حضرات بسم اللہ زور سے نہیں پڑھتے تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

جامع کہتا ہے کہ: اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے

روایت کیا ہے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوسفیان رحمہ اللہ سے وہ حضرت زید رحمہ اللہ سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) سے، وہ آپ ﷺ سے (گویا یہ حدیث مرفوع ہے) اور یہی صحیح ہے، کیونکہ یہ حدیث (حضرت) عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) سے ہی مشہور ہے (تو ان کے صاحبزادے (حضرت) یزید (رحمہ اللہ) پر اس کو ختم نہ ہونا چاہئے۔[۱]

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......وعن ابن عبداللّٰه بن مغفل رضی الله عنه قال :کان عبد الله بن مغفل اذا سمع احدنا یقرأ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم یقول : صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم و خلف ابی بکر وخلف عمر رضی الله عنهما فما سمعت أحدا منهم قرأ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم۔

(نسائی ص۱۰۷ج۱، باب ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۹)

(۲)......وعن ابن عبداللّٰه بن مغفل رضی الله عنه قال: وقلما رجلا اشد فی الاسلام حدثا منه ، فسمعنی وأنا أقرأ: بسم اللّٰه الرحمن الرحیم، فقال :ای بنی ! ایاک والحدث، فانی صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع ابی بکر و عمر ومع عثمان رضی الله عنهم فلم أسمع أحدا منهم یقوله، فاذا قرأت فقل: الحمد للّٰه رب العٰلمین۔

(ابن ماجہ ص۵۹ج۱، باب افتتاح القراء ة ، ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها ، رقم الحدیث:۸۱۵)

(۳)......عن ابن عبداللّٰه بن مغفل عن ابیه رضی الله عنه ' وقلما رأیت رجلا اشد علیه حدثا فی الاسلام منه ، فسمعنی وأنا أقرأ : بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، فقال : أی بنی ! ایاک والحدث فی الاسلام ، فانی قد صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی الله عنهم ' فلم أسمعها من احد منهم ' ولکن اذا قرأت فقل : الحمد للّٰه رب العٰلمین۔

(طحاوی ص۱۶۱ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۶۱)

(۴)......وعن ابن عبداللّٰه بن مغفل رضی الله عنه قال : ولم ار من اصحاب النبی کان اشد علیه حدثا فی الاسلام منه ، قال: سمعنی وأنا أقرأ : بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، قال : یا بنی ! ایاک

آپ ﷺ قراءت الحمد للہ سے شروع فرماتے تھے

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفتتح الصلوة بالتکبیر ' ویفتتح القراء ة بالحمد لله ویختمها بالتسلیم۔

(طحاوی ص۲۶۲ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلاة ، رقم الحدیث:۱۱۷۲۔
مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴۷ج۱، من کان لایجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:
(۴۱۵۴

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نماز کو تکبیر سے شروع فرماتے ،اورقراءت کی ابتدا الحمد للہ سے فرماتے اور نماز کو سلام سے ختم فرماتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:امام ''بسم اللہ'' آہستہ کہے

(۵)......عن ابراهیم قال : قال عمر رضی الله عنه : اربع یخفین عن الامام : التعوذ وبسم الله الرحمن الرحیم ' و آمین ' و اللهم ربنا لک الحمد ۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

والحدث ، فانی صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی الله عنهم ' فلم أسمع أحدا منهم یقول ذلک ' اذا قرأت فقل : الحمد لله رب العلمین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۱ج۳، من کان لا یجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۴۱۵۱)

(۵)......وعن ابن عبدالله بن مغفل رضی الله عنه قال : صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر و عمر رضی الله عنهما ' فما سمعت احدا منهم یقرأبسم الله الرحمن الرحیم۔

(سنن کبری بیہقی ص۵۲ج۲، باب من قال لا یجهر بها)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی اوران میں کسی نے بھی زور سے ''بسم الله الرحمن الرحیم ''نہیں پڑھی۔

امام چار چیزوں کو آہستہ کہے:(۱):اعوذ بالله من الشيطان الرجيم،(۲): بسم الله ، (۳): آمین،(۷):اللهم ربنا لک الحمد۔

(کنز العمال ص۲۷۴ ج۸، آداب المأموم وما يتعلق بها ، رقم الحديث:۲۲۸۹۳)

تشریح :......آمین امام کے لئے آہستہ کہنا ہے جبکہ امام نے فجر' مغرب' عشا' جمعہ' عیدین وغیرہ نمازوں میں قرأت جہر کی ہے،تو مقتدی کوتو بدرجۂ اولی آہستہ کہنا ہوگا۔

نوٹ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد"کنز العمال" کےعلاوہ:البنایہ فی شرح الہدایہ ص۶۲۰ ج۱۔محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲۔المحلی بالآثار اندلسی ص۲۸۰ ج۲ روغیرہ کتب میں بھی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (۷۰) نمازوں میں "بسم اللہ" زور سے نہیں کہی

(۶)......عن الاسود قال : صليت خلف عمر رضى الله عنه سبعين صلوة ' فلم يجهر فيها ببسم الله الرحمن الرحيم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث: ۴۱۷۱)

ترجمہ:......حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ستر (۷۰) نمازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھیں،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہی۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ" آہستہ کہتے تھے

(۷)......عن ابی وائل قال : كان عمر و على رضى الله عنهما لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ' ولا بالتعوذ ' ولا بالتامين۔

ترجمہ:……ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اوراعوذ باللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

(طحاوی ص۲۶۳ ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلاة ، رقم الحدیث:۱۱۷۳)

(۸)……عن ابی وائل قال : لم یکن عمر و علی رضی الله عنهما یجهران ببسم الله الرحمن الرحیم، ولا بآمین۔ (الجوہر النقی ص۴۸ ج۱)

ترجمہ:……ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ''بسم اللہ'' آہستہ کہتے تھے

(۹)……عن ابی وائل قال : کان علی و ابن مسعود رضی الله عنهما لا یجهران ببسم الله الرحمن الرحیم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامین۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۶۳ ج۹، رقم الحدیث:۹۳۰۴)

ترجمہ:……حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اوراعوذ باللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما ''بسم اللہ'' آہستہ کہتے تھے

(۱۰)……عن ابی وائل قال : ان علیا و عمارا رضی الله عنهما کانا لا یجهران ببسم الله الرحمن الرحیم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ ج۳، من کان لایجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ''بسم اللہ'' میں جہر نہیں فرماتے تھے

(۱۱)......ان علیا رضی الله عنه کان لا یجهر ببسم الله الرحمن الرحیم۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۵ ج۳، من کان لایجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۶۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''بسم اللہ'' آہستہ کہے

(۱۲)......عن علقمة والاسود کلیهما عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : یخفی الامام ثلاثا : التعوذ ، وبسم الله الرحمن الرحیم ، و آمین۔(محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲)

ترجمہ:......حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: امام تین چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے: (۱): اعوذ بالله ،(۲): بسم الله،(۳): آمین۔

بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنا گنواروں کا فعل ہے

(۱۳)......قال ابن مسعود رضی الله عنه فی الرجل یجهرببسم الله الرحمن الرحیم انها اعرابیة ، وکان لا یجهر بها هو ولا احد من اصحابه۔

(کتاب الآثار للامام ابی حنیفة ص۲۲۔المختار شرح کتاب الآثار ص۸۰، رقم الحدیث:۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو بسم اللہ

اونچی آواز سے پڑھتا تھا' فرمایا کہ: یہ گنوار پن (اور دیہاتی طریقہ) ہے۔اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود اور ان کے اصحاب میں سے کوئی بھی بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتا تھا۔

(۱۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما فی الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم : قال : ذلک فعل الاعراب۔

(طحاوی ص۲۶۳ ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث: ۴۱۶۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ: یہ تو گنواروں کا فعل ہے۔

"بسم الله" اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے

(۱۵)......عن ابراهيم قال : جهر الامام بسم الله الرحمن الرحيم بدعة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "بسم الله الرحمن الرحيم" اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۴۱۶۱)

(۱۶)......حضرت امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "بسم الله الرحمن الرحيم" اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔(تذکرۃ الحفاظ ص۳۰۹ ج۱)

حضرت قاسم رحمہ اللہ بسم اللہ زور سے نہیں کہتے

(۱۷)......عن عبد الرحمن بن القاسم ' قال : ما سمعت القاسم يقرأ بسم الله

الرحمن الرحیم۔

(طحاوی ص۲۶۳ ج۱، باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ ، رقم الحدیث:۱۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو بسم اللہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے

(۱۸)......عن جابر ، عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ قال : لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۵ ج۳، من کان لایجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۰)

ترجمہ:......حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ''الحمد '' سے نماز شروع فرماتے تھے

(۱۹)......عن مالک بن زیاد قال : صلّی بنا عمر عبد بن العزیز رحمہ اللہ ، فافتتح الصلوۃ ب:الحمد للہ رب العالمین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ ج۳، من کان لایجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۳)

ترجمہ:......حضرت مالک بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ''الحمد للہ رب العالمین '' سے نماز شروع فرماتے تھے۔(یعنی زور سے بسم اللہ نہیں کہتے تھے)۔

خاتمہ

خاتمہ میں چند باتیں قابل ذکر ہیں:

جہر کی روایتوں میں ضعف ہے

(۱)...... جہر کے ثبوت میں علماء نے تقریبا چودہ (۱۴) روایتیں پیش کی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تسمیہ میں جہر ہے، لیکن ان چودہ روایتوں کی اگر تحقیق وتفتیش کی جائے تو سند کے اعتبار سے اکثر روایتیں ضعیف ہیں، متن اور سند دونوں اعتبار سے ان میں کمزوری ہے۔

حضرت امام زیلعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اگر ان تمام روایتوں کو تلاش کرو تو ان میں کوئی روایت ایسی نہیں جس کی سند یا متن میں کلام نہ ہو۔

جہر کی روایتوں کے راوی روافض ہیں

(۲)...... ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ ان روایتوں میں اکثر راوی روافض ہیں، اور روافض کا مذہب زور سے بسم اللہ کہنے کا ہے۔ اس لئے کوئی روایت سند کے اعتبار سے ایسی نہیں ہے جس کو صحیح یا حسن قرار دیا جا سکے۔

(۳)...... جہر بالتسمیہ کی سب سے بڑی حمایت ونصرت کرنے والے خطیب بغدادی رحمہ اللہ ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ اگر اس کا تجزیہ اور تحقیق کرو تو وہ بات بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ حضرت امام زیلعی رحمہ اللہ نے ''نصب الرایۃ'' میں ان کی تحقیق کو رد کیا ہے۔

(نصب الرایۃ ص۳۶۰ ج۱)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی کمزوری

(۴)...... حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے جہر بالتسمیہ کا اثبات کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ: حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی جہر کے قائل تھے، حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ کا مقام اونچا ہے یا امام ترمذی رحمہ اللہ کا؟ حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ کہاں تک پہنچ گئے؟ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ خلیفۂ امام بخاری رحمہ اللہ ہیں، ان کا مقام علم حدیث میں بہت بلند ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے خلفاء کا نام لے کر فرمایا ہے کہ: یہ سب ترک جہر کے قائل تھے۔

(۵)......محدثانہ نقطۂ نظر سے بھی ترک جہر کی روایتوں کا نظر انداز کرنا صحیح نہیں۔ترک جہر کی ایک ہی روایت ساری روایتوں پر فائق ہے، سند کے اعتبار سے بھی اور متن کے اعتبار سے بھی۔

کیا آپ ﷺ کا زور سے بسم اللہ کہنا استحباباً تھا؟ اور دواماً تھا؟

(۶)...... جہر کی روایتیں اگرچہ تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں، لیکن تحقیق کے بعد ان کا وزن باقی نہیں رہتا۔ جہر کے قائلین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضعیف سے ضعیف روایت سے بھی یہ ثابت کریں کہ آپ ﷺ نے جہر استحباباً اور ندباً کیا تھا۔ نیز یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ جہر کیا تھا۔

جہر بالتسمیہ کی روایتیں تعلیم پر محمول ہیں

(۷)......جہر بالتسمیہ کی روایتیں تعلیم پر محمول ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ "سبحانک اللھم و بحمدک" کبھی زور سے پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی، باب ما یقول عند افتتاح الصلوۃ)

حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اس میں زور سے پڑھنا شروع فرمایا۔

آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازوں میں ایک، دو آیتیں زور سے پڑھیں۔

(بخاری ص۱۰۷ ج۱، باب یقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب ، وفی : باب اذا أسمع الامام الآیة ، رقم الحدیث:۷۷۶/۷۷۸۔ مسلم شریف ص۱۸۵ ج۱، باب القراء ة فی الظهر والعصر ، رقم الحدیث:۴۵۱)

نیز امام سیوطی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے زور سے کبھی ایک دو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔ ما روی السیوطی : انه صلی الله علیه وسلم جهر بالقراء ة فی صلاته الظهر وقال بعد الفراغ انما جهرت لتعلموا۔

(معارف السنن ص۳۶۸ ج۲)

ان روایتوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جہر بالتسمیہ کی روایت تعلیم پر محمول ہے۔

(ہدایہ اولین ص۱۰۳ ج۱)

جہر بالتسمیہ کی روایت منسوخ ہے

(۸)...... جہر بالتسمیہ کی روایت منسوخ ہے ''مراسیل ابی داؤد'' میں ایک روایت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی نقل کی گئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہر بالتسمیہ والی روایت منسوخ ہے۔

عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجهر ببسم الله بمکة ، قال : وکان اهل مکة یدعون '' مسیلمة '' الرحمن ، فقالوا : ان محمدا یدعو الی اله الیمامة ، فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخفاها فما جهر بها حتی مات۔ (مراسیل ابی داؤد ص۶ ج۱، باب فی الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم)

(دروس مظفری بر سنن ترمذی ص۷۲ تا ۷۵، ملخص)

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں (جب نماز پڑھتے تھے تو) بسم اللہ زور سے کہتے تھے، اور مکہ والے (یمامہ کے)مسیلمہ (کذاب) کو رحمٰن کہہ کر پکارتے تھے،تو لوگ کہنے لگے کہ: بیشک (حضرت) محمد (ﷺ) یمامہ کے الہ کو پکار رہے ہیں، (جب آپ ﷺ نے یہ بات سنی تو)حکم دیا کہ: بسم اللہ کو آہستہ سے کہا جائے، پھر وفات تک بسم اللہ زور سے نہیں پڑھی۔